اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل

روزنامہ — لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ’’
سہ ماہی ۷ ’’
ماہوار ۲½ ’’

یوم جمعہ — ۳ ذی قعدہ ۱۳۶۹ھ — فی پرچہ ۱؎

جلد ۳۸	۱۸ ظہور ۱۳۲۹ھش	۱۸ اگست ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۹۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یورپ، برطانیہ اور امریکہ میں اسلام کے خلاف عیسائی پادریوں کے گمراہ کن پروپیگنڈے کا اثر زائل ہوتا جا رہا ہے

اسلام کے شاندار مستقبل اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر امام مسجد احمدیہ لنڈن کا تبصرہ

(اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۱۶ اگست ” جماعت احمدیہ کی مسلسل کوششوں اور تبلیغی جدوجہد کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ اب یورپ، برطانیہ اور امریکہ وغیرہ میں اسلام کے خلاف وہ تعصب دور ہوتا جا رہا ہے۔ جو عیسائی پادریوں کے گمراہ کن پراپیگنڈے کے زیر اثر وہاں عوام کے دلوں میں گھر کر گیا تھا۔ چنانچہ اب وہاں عوام میں یہ احساس پہلے کی نسبت بہت بڑھ گیا ہے کہ دنیا کے موجودہ نظاموں کے مقابلے پر اسلام کے پیش کردہ نظام حیات کا مطالعہ بھی نہایت ضروری ہے۔ اس قسم کے خیالات کہ نعوذ باللہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ اب برطانوی دماغوں سے نکلتے جا رہے ہیں اور اسلام کو قریب سے دیکھنے اور اس کی تعلیمات پر غور و خوض کرنے کی خواہش دن بدن بڑھتی جا رہی ہے “۔ ان الفاظ میں مکرم جناب مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد احمدیہ لنڈن نے بعض نمائندگان پریس سے ملاقات کے دوران میں اسلام کے شاندار مستقبل کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ آپ انگلستان میں پانچ سال تک نہایت کامیابی سے فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد حال ہی میں پاکستان واپس تشریف لائے ہیں۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ مجھے انگلستان کے اعلیٰ طبقہ اور عوام تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ اب اسلام کو سمجھنے کے متعلق ان میں کسی قدر فراخدلی پیدا ہو گئی ہے۔ اور وہ یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ آج تک وہ اسلام کو تعصب کی نگاہ سے دیکھتے رہے ہیں۔ اور اس کی اچھی باتوں کو بھی برا سمجھتے رہے ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا۔ صرف دو مسائل ایسے ہیں جو بالعموم ابھی تک ان کی سمجھ سے بالا ہیں۔ ان میں سے ایک تعدد ازدواج کا مسئلہ ہے اور دوسرا پردے کے احکامات سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن سوسائٹی کی موجودہ حالت اور بالخصوص جرمنی میں عورتوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر اب وہاں ایک طبقہ ایسا بھی پیدا ہو گیا ہے۔ جو ان مسائل کی اہمیت سے انکار نہیں کرتا اور اس پر غور و خوض کو بھی ضروری خیال کرتا ہے ——— ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا۔ جہاں اسلام کے متعلق ان کی بہت سی غلط فہمیاں دور ہوتی جا رہی ہیں وہاں اسباب کے وہ شدت کیساتھ منتظر ہیں کہ آیا ان تعلیمات پر موجودہ زمانے میں کما حقہ عمل بھی ہو سکتا ہے یا نہیں اور یہ کہ ان پر عمل پیرا ہو کر کوئی قوم فائز المرام ہو سکتی ہے یا نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قیام پاکستان کے بعد ان کی نگاہیں اب اس طرف لگی ہوئی ہیں کہ آیا پاکستان اسلامی نظام قائم کرنے کے بعد دنیا کے لئے مثال قائم کرنے میں کامیاب ہوتا ہے یا اس کا یہ تجربہ اسے ترقی کی بجائے تنزل کی طرف لے جاتا ہے

ان حالات میں پاکستان کی حکومت اور عوام کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اسلام پر صحیح معنوں میں عمل پیرا ہو کر باقی دنیا کے سامنے امن و انصاف کی ایک ایسی مثال قائم کریں۔ کہ اندھیرے میں بھٹکنے والی دنیا کو راہ نجات پانے کی امید بندھ جائے۔ اور اسے یہ اطمینان ہو جائے۔ کہ آج جس قیامت خیز تباہی کی طرف دنیا بڑھی جا رہی ہے اس سے بچنے کا ابھی ایک راستہ باقی ہے۔ اور وہ صرف اور صرف اسلام ہی کا پیش کردہ نظام حیات ہے

(باقی صفحہ ۸ پر)

شمالی کوریا کی فوجوں کا وائی گان پر قبضہ

ٹوکیو ۱۷ اگست۔ شمالی کوریا کی فوجوں نے آج صبح جنوبی کوریا کی ان فوجوں پر بھرپور حملہ کیا۔ جو ٹائیگو کی طرف جانے والی سڑکوں کا بچاؤ کر رہی تھیں شمالی کوریا کی فوجوں نے دعوے کیا ہے کہ انہوں نے وائی گان پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو دریائے نکتانگ کے مشرقی ساحل پر واقع ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ شمالی کوریا کی یہ حملہ آور فوج تین ڈویژنوں پر مشتمل ہے۔ اور بھاری توپوں اور ٹینکوں کی مدد سے آگے بڑھ رہی ہے چن جو کے محاذ پر امریکی فوجیں ۲۷ میل پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ اب انہوں نے موسان کے شمال مغرب میں نئے مورچے سنبھال لئے ہیں۔ یاد رہے کہ موسان اس وقت پوسان تک پہنچنے کے لئے آخری راستہ کا کام دے رہا ہے۔

آسام میں زلزلے کے باعث ایک کروڑ روپے کا نقصان

شیلانگ ۱۷ اگست کل شام اور آج صبح آسام میں زلزلے کے متعدد جھٹکے محسوس ہوئے۔ یہ جھٹکے کہیں معمولی تھے اور کہیں شدید۔ شمالی آسام میں ان جھٹکوں کی وجہ سے ابھی تک زمین ہلتی ہوئی محسوس ہو رہی ہے وہاں آج صبح ۵ بجے تک سات جھٹکے محسوس ہو چکے ہیں۔ نقصان کا اندازہ ایک کروڑ روپے لگایا گیا ہے مالی نقصان کے مقابلہ میں جانی نقصان کم ہوا ہے۔

۹۳ ہزار مزدوروں کی ہڑتال

بمبئی ۱۷ اگست۔ آج بھی یہاں کپڑا بننے کے ۳۸ کارخانے بند رہے۔ کیونکہ مزدور سبھا کے فیصلہ کے مطابق ۹۳ ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ آج پولیس نے ۲۰۰ مزدوروں کے مجمع پر لاٹھی چارج کیا۔ انہوں نے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جلوس نکالا تھا۔

کابل ریڈیو کے پروپیگنڈے کی مذمت

پشاور ۱۷ اگست:۔ جنوبی وزیرستان میں محسود قبائل کے ایک جرگہ نے پاکستان کو پھر اپنی وفاداری کا یقین دلایا ہے۔ جرگہ نے کشمیر میں آزادانہ غیر جانبدارانہ استصواب کا مطالبہ کیا۔ اور پختونستان کے بارے میں کابل ریڈیو کے پروپیگنڈے کی شدید مذمت کی۔

جماعت اسلامی انتخابات میں حصہ لیگی

لاہور ۱۷ اگست۔ جماعت اسلامی کے امیر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے اعلان کیا ہے کہ جماعت اسلامی پنجاب اسمبلی کے آئندہ انتخابات میں حصہ لے گی۔

نیو گینی کے مسئلہ پر جنگ چھڑ جانے کا امکان

جوکجاکرتا ۱۷ اگست۔ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوئیکارنو نے اعلان کیا ہے کہ اگر نیو گنی کا مسئلہ پرامن طریق پر حل نہ ہوا۔ تو پھر ولندیزیوں کے ساتھ جنگ چھڑ جانے کا امکان ہے۔ انہوں نے یوم آزادی کی تقریب کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ انڈونیشیا کی حکومت نیو گنی کو آزاد کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ اور اس وقت تک دم نہ لے گی۔ جب تک کہ وہ اسے کامل طور پر آزاد نہ کرا لے گی۔

تیل کی پیداوار میں اضافہ

کراچی ۱۷ اگست:۔ اس سال پاکستان میں تیل کی پیداوار بڑھ گئی ہے۔ پچھلے سال ۶۸۶۰۰ بیرل تیل ماہوار نکالا جاتا تھا۔ اب یہ مقدار ڈیڑھ کروڑ ۶۸۶۰۰ بیرل سے بھی زیادہ ہو گئی ہے۔ اسی طرح کوئلہ کی پیداوار میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے سندھ۔ بلوچستان۔ چترال اور مشرقی بنگال میں بعض دوسری معدنیات کا بھی پتہ چلا ہے۔ جن میں کوئلہ اور سونا بھی شامل ہے۔

——— پشاور ۱۷ اگست:۔ سرحد کے ہندو لیڈر لالہ کوتو رام نے پنڈت نہرو سے اپیل کی ہے کہ وہ کشمیر کے منصفانہ حل میں معقول باتوں کو حائل نہ ہونے دیں۔

کراچی سے سر اوون ڈکسن کا پنڈت نہرو کے نام دوسرا مکتوب

کراچی ۱۷ اگست۔ سلامتی کونسل کے نمائندے برائے کشمیر سر اوون ڈکسن نے آج یہاں سے بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو ایک اور خط بھیجا ہے۔ وہ حکومت ہند کے نمائندوں سے دوسری بار بات چیت کرنے کے بعد کراچی پہنچے تھے پہنچنے کے بعد انہوں نے پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان سے ملاقات کی۔ آج سرکاری طور پر انہیں کوئی مصروفیت نہیں ہے۔ اس بات کا ابھی پتہ نہیں چلا کہ آئندہ کے لئے ان کا کیا پروگرام ہو گا۔

تبت پر حملہ ہونے ہی والا ہے

ٹوکیو ۱۷ اگست:۔ ہانگ کانگ کے نیشنلسٹ ہیڈ کوارٹر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ چین کی کمیونسٹ حکومت تبت کی سرحد کی طرف دو مقامات پر فوجیں اکٹھی کر رہی ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اب تبت پر حملہ ہونے ہی والا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے یونائیٹڈ کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔ — ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل لاہور
۱۸ اگست ۱۹۵۰ء

پاکستان ــــ کمیونسٹ ــــ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان نے اپنی حالیہ تقریر میں جو آپ نے "یوم پاکستان" کی تقریب پر فرمائی۔ شہری آزادی کے متعلق جو کچھ کہا ہے۔ وہ واقعی بعض لحاظ سے نہایت قابل غور ہے۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں فرمایا ہے کہ

کہا جاتا ہے کہ پاکستان میں شہری آزادی محدود کی جا رہی ہے۔ مگر میرا دعوےٰ ہے کہ بعض باتوں میں شہری آزادی کو نہایت بے جا طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ پاکستان میں جتنی آزادی ہے دنیا میں کہیں نہیں ہے۔ کیا کمیونسٹ روسی آزادی لینا چاہتے ہیں اگر ایسا ہے تو ہم انہیں روسی شہری آزادی دینے کو تیار ہیں۔ اگر کمیونسٹ وہ کچھ کسی دوسرے ملک میں کہیں جو وہ پاکستان میں کہتے ہیں۔ تو ان کا نام ونشان تک مٹا دیا جائے۔

ہم سیفٹی ایکٹ کے خلاف یا حق میں کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ سیفٹی ایکٹ جہاں تک کمیونسٹوں کا تعلق ہے۔ اس روسی نظام کے مقابل میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا جو وہ یہاں لانا چاہتے ہیں۔ روسی نظام خود سر تا پا بدترین قسم کا سیفٹی ایکٹ ہی نہیں۔ بلکہ اس کو استبدادی ایکٹ کہا جائے تو کوئی مبالغہ نہیں۔ حیرت ہے کہ ایک ایسا نظام حکومت جس میں ہر سفید وسیاہ کا مالک صرف ایک شخص ہے۔ جو اپنی مرضی کے مطابق جس کو چاہے کھڑے کھڑے مروا سکتا ہے یا سائبیریا میں منجمد ہونے کے لئے بھیج سکتا ہے۔ اس نظام کے دلدادگان سیفٹی ایکٹ پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ سیفٹی ایکٹ بڑی اچھی چیز ہے۔ اور نہ ہم کہتے ہیں کہ اس کا غلط استعمال نہیں ہو سکتا یا نہیں ہوتا۔ مگر ہم یہ ضرور کہتے ہیں۔ کہ کم سے کم کمیونسٹوں کو اس پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ نہ صرف اس لئے کہ روسی استبدادی راج سیفٹی ایکٹ سے بدرجہا زیادہ انسانیت کش ہے بلکہ اس لئے بھی کہ باوجود اس کے کہ یہاں سیفٹی ایکٹ نافذ ہے کمیونسٹ کھلم کھلا غیر ملکی وفاداری کا دم بھرتے ہیں اور ان کو کوئی نہیں پوچھتا۔

ترقی پسند ادب کے پردے میں کمیونسٹ جو لٹریچر اس ملک میں پھیلا رہے ہیں۔ اور جو ہائی سکولوں اور کالج کے نوجوانوں کی ذہنیت پر مہلک اثر ڈال رہا ہے۔ اگر صرف اس کو ہی دیکھا جائے۔ تو پاکستان کی حکومت ایسے خطرناک لٹریچر کے منبع کو بند کرنے کے لئے سخت سے سخت کارروائی کرنے کا ہر طرح سے حق رکھتی ہے۔ یہی نہیں ہے ہم بازاروں میں ایسا روسی لٹریچر بھی عام بکتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ جس میں پرولتاریہ کی حکومت کے صرف سبز خواب ہی نہیں دکھائے جاتے بلکہ یہ بھی تلقین ہوتی ہے کہ ہر ملک کے سوشلسٹوں کو اپنی امداد کے لئے روس پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ جس نے پرولتاریہ کی ایک مضبوط حکومت قائم کر کے دکھا دی ہے۔

ہم سے زیادہ شہری آزادی کا کوئی حامی نہیں۔ اسلام ہر فرد کو اپنے طور پر اپنی زندگی کے ارتقاء کے لئے پورا پورا موقعہ دیتا ہے۔ ہم اس کے بھی برخلاف نہیں ہیں کہ جہاں تک علمی پہلو ہے۔ کمیونزم کے اصولوں کی نیک نیتی سے تبلیغ کی جائے۔ اسلام کا دعوےٰ ہے کہ وہ ہر انسانی بنائے ہوئے "ازم" سے بہتر ہے۔ اور اس پر اپنی فوقیت عقلاً اور عملاً ثابت کر سکتا ہے۔ جہاں تک کسی "ازم" کا علمی حصہ ہے۔ پاکستان میں اس کی تبلیغ کی اجازت ہونی چاہیئے۔ لیکن پاکستان کا کوئی بہی خواہ یہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتا کہ ملک میں ایک ایسا عنصر موجود رہے۔ جس کی سیاسی وفاداری کسی غیر ملک سے وابستہ ہو جو اپنے اصولوں کو ملک میں قائم کرنے کے لئے کسی غیر ملک کی امداد پر نظر لگائے ہوئے ہو۔

اس لئے ہم یہ تو نہیں چاہتے کہ پاکستان بھی روسی آئیڈیالوجی پر اس طرح کی کڑی پابندیاں لگائے جس کی روس نے دوسروں کی آئیڈیالوجیوں پر لگا رکھی ہیں۔ اور پاکستان بھی اپنی کارروائیوں پر اس طرح کا آہنی پردہ ڈال رکھے۔ جس طرح کا روس نے ڈالا ہوا ہے۔ کیونکہ پھر اسلام میں اور کمیونزم میں فرق ہی کیا رہ جاتا ہے۔ مگر جہاں تک غیر ملکی وفاداری اور اپنے ملک سے غداری کا تعلق ہے ہم ضرور یہ کہیں گے کہ محض اپنے دماغ میں تقویم کو دینا ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ حکومت پر یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ ایسے تمام غدارانہ جراثیم کے قلع قمع کے لئے نہایت مؤثر اقدام کرے ورنہ ڈر ہے کہ خدانخواستہ اس ملک میں بھی وہی وبا نہ پھیل جائے۔ جو بعض دیگر ممالک میں بے چینی۔ بد امنی۔ ہڑتالوں۔ بغاوت اور خانہ جنگی کی صورت میں ظاہر ہو رہی ہے

اس ضمن میں ایک اور بات جو نہایت اہم طور پر قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ محض یہ کہنے سے کہ اسلام کمیونزم سے بہتر نظام ہے کام نہیں چل سکتا۔ بے شک اسلام ہی فطری نظام ہے۔ اور انسانی حیات کے ہمہ گیر ارتقاء کے لئے اس سے بہتر کوئی نظام نہیں ہے۔ لیکن جب تک ہم اس نظام پر پوری پوری طرح عمل پیرا نہ ہونگے اس وقت تک ایسا دعوےٰ کرنا کہ مسلمان کہلانے والی اقوام کمیونزم کے ریلہ کا مقابلہ کامیابی سے کر سکیں گی درست نہیں ہے۔ موجودہ مادی ترقی کے زمانہ میں یہ سمجھنا کہ کمیونزم یا اور کوئی ازم محض اسلام کے نام سے ڈر کر بھاگ جائے گا۔ اس سے بڑھ کر غلط فہمی اور کیا ہو سکتی ہے؟

اصول خواہ کتنے بھی اچھے ہوں خود بخود کامیاب نہیں ہو جاتے۔ ان کی کامیابی کے معنے ہی کیا ہیں۔ اصول تو ان پر عمل کرنے سے کامیاب ہوتے ہیں۔ اسلام کے اصول خواہ کتنے بھی فطری اور اچھے ہوں جب کوئی ان پر عمل ہی نہ کرے۔ تو ان کی اچھائی کا کسی کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے کمیونزم کے مقابلہ میں اپنے ملک کی اسلام کے ذریعہ حفاظت اسی وقت ہو سکتی ہے کہ ملک کے افراد اسلامی اصولوں کو اپنی زندگی کا لائحۂ عمل اختیار کر لیں۔ لیکن جب ملک کے افراد کی زندگیوں کو دیکھتے ہیں تو مایوسیوں کے سوا اور کیا ہے؟ یہ مایوسیاں کس بات کا پتہ دیتی ہیں عقل کہتی ہے کہ قرآن نے جو لائحۂ عمل پیش کیا ہے وہی فطری ہے۔ اور اسی کو غالب آنا چاہیئے لیکن جب ان لوگوں کو دیکھتے ہیں۔ جو اس پر اعتقاد رکھتے ہیں تو مایوسیاں چہرہ دکھاتی ہیں۔ آخر یہ کیا معمہ ہے؟ معمہ کچھ بھی نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام ایک الہامی دین ہے۔ اور اس کے اصول اللہ تعالےٰ کے دیئے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان اصولوں پر کامیابی سے عمل پیرا ہونے کے لئے بھی اسی کی اعانت کی ضرورت ہے۔ جس نے یہ فطری اصول دیئے ہیں

ایاک نعبد وایاک نستعین

تیرے ہی مقرر کردہ اصولوں کے مطابق ہم اپنی زندگیاں بسر کرتے ہیں۔ اور تجھ ہی سے ان اصولوں پر کامیابی سے چلنے کے لئے مدد مانگتے ہیں۔ یہ ہے وہ پہلا اصول جو اس الرحمٰن الرحیم نے ہمیں سکھایا ہے۔ جس نے یہ بہترین اصول ہم کو دیئے ہیں۔ اس لئے آؤ ہم اس کے سامنے سجدے میں گر جائیں اور گڑگڑا گڑگڑا کر دعا مانگیں۔

ایاک نعبد وایاک نستعین

ہر بادشاہ (حکومت) جو اپنے قوانین پر عمل کرانا چاہتا ہے۔ خود ہی ان کا نفاذ کرتا ہے۔ اور خود ہی ان کی نگرانی کرتا ہے۔ اگر بادشاہ کی ذاتی قوت ان کے پیچھے نہ رہے۔ تو کوئی بھی ان کا نہ نفاذ کر سکتا ہے۔ اور نہ نگرانی۔ یہ تو ایک بدیہی اصول ہے۔ پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ آج جب خدا تعالےٰ کی بادشاہت ہم دوبارہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ سے تو کچھ تعلق نہ رکھیں۔ مگر اس کے قانون کو رائج کرنے کے لئے بڑے بڑے دعاوی لے کر کھڑے ہو جائیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا قطعاً نہیں ہو سکتا۔ نہ کبھی ایسا ہوا ہے اور نہ آئندہ ہو سکتا ہے۔ تاریخ انسانی اس پر گواہ ہے۔ خود قرآن کریم اس پر زندہ گواہ ہے۔ پھر کیا یہ سوچنے سمجھنے کا لمحہ نہیں؟

مُبلّغ اسلام

ہاتھ میں نور کی اک شمع لئے نکلا ہوں
ظلمت جہل میں تنویر کا ساماں کرنے
حسن تدبیر سے تقدیر کا ساماں کرنے
ایک بہکی ہوئی دنیا کو دلاسا دینے
قوم کی ڈوبتی ناؤ کو سہارا دینے
پھر سے اسلام کے چہرے کو درخشاں کرنے
پھر سے اس شمع کو محفل میں فروزاں کرنے
گرتی دیوار کو گرنے سے بچانے کیلئے
اپنی ملت کو رہ راست دکھانے کیلئے
کشتۂ حال کو ماضی کی بشارت دینے
اہل اسلام کو کھوئی ہوئی طاقت دینے
عشق کی آگ زمانے میں لگانے کیلئے
پھر مسلماں کو مسلمان بنانے کیلئے
بادۂ جوش کا اک جام پیئے نکلا ہوں

"احسن اسمٰعیل" گوجرہ

درخواست دعا:۔ میرے ایک عزیز عبد الباسط صاحب ایر فورس چک لالہ کی۔ ٹی۔ بی کے مرض میں خطرناک طور پر بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ محمد سعید اللہ منہاس ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید الاضحیٰ کی قربانیاں

کیا غیر حاجیوں کے لئے بھی قربانی ضروری ہے؟

کیا قربانی کی جگہ غرباء میں نقد روپیہ تقسیم کر دینا جائز نہیں؟

از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم-اے

(۱)

ایک معزز دوست جو جماعت احمدیہ میں شامل نہیں ہیں خط کے ذریعہ دریافت فرماتے ہیں کہ آجکل اخباروں میں جو عید اضحیٰ کے موقعہ پر قربانی کا مسئلہ زیر بحث ہے اس میں صحیح اسلامی تعلیم کیا ہے اور قرآن شریف اور حدیث اور سنت سے کون سا مسلک درست ثابت ہوتا ہے یعنی:-

(۱) کیا عید اضحیٰ کے موقعہ پر قربانی صرف حاجیوں کے لئے مقرر ہے یا کہ اسے مستطیع غیر حاجیوں کے واسطے بھی ضروری قرار دیا گیا ہے؟

(۲) کیا موجودہ زمانہ کے حالات کے لحاظ سے یہ مناسب نہیں کہ قربانی میں لاتعداد جانوروں کو ذبح کر دینے کی بجائے غرباء کی نقد امداد کر دی جائے؟

یہ وہ دو سوال ہیں جن کی طرف ہمارے دوست نے توجہ دلائی ہے اور جن پر آجکل جبکہ عید اضحیٰ کی آمد آمد ہے پاکستان کے اخباروں میں خوب بحث ہو رہی ہے۔ ایک طبقہ جو زیادہ تر نو تعلیم یافتہ لوگوں پر مشتمل ہے اس بات پر زور دے رہا ہے کہ اول تو غیر حاجیوں پر عید اضحیٰ کی قربانی واجب ہی نہیں بلکہ قربانی صرف حاجیوں کے لئے مقرر ہے۔ اور اگر بالفرض غیر حاجیوں پر قربانی واجب بھی ہو۔ تو پھر بھی آجکل کے مخصوص حالات میں جبکہ ایک طرف پاکستان میں جانوروں کی کمی ہو رہی ہے۔ اور دوسری طرف انسانی ضروریات میں زیادہ وسعت اور زیادہ تنوع کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ دو تین دنوں میں بے شمار جانور ذبح کر کے بانٹ دینے کی بجائے بہتر صورت یہ ہے کہ ذی استطاعت لوگ غریبوں میں روپیہ تقسیم کر دیں۔ تاکہ وہ یہ روپیہ اپنی اپنی مخصوص ضرورت کے مطابق استعمال کر کے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔ دوسری طرف دوسرا طبقہ اس بات پر مصر ہے کہ جو سنت آج سے چار ہزار سال قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کے حکم سے قائم کی۔ اور پھر اسے اسلام میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نئے سرے سے زندہ کر کے اسلامی تعلیم کا ایک ضروری حصہ بنایا اور اس پر زندگی بھر عمل کیا اور کرایا۔ وہ بہرحال قائم رہنی چاہیئے اور جانوروں کی کمی یا مزعومہ کمی دوسرے ذرائع سے پوری کی جائے وغیرہ وغیرہ

اس مسئلہ کے متعلق صحیح اسلامی تعلیم بتانے سے قبل ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مختصر الفاظ میں یہ بتا دیا جائے۔ کہ عید اضحیٰ کس چیز کا نام ہے۔ اور وہ اسلام میں کس طرح مشروع ہوئی۔ اور اس کی غرض و غایت اور حکمت کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ تاکہ اس سوال کا پس منظر واضح ہو جائے۔ کیونکہ پس منظر کے بغیر کسی چیز کا صحیح تصور قائم نہیں کیا جا سکتا۔ سو جاننا چاہیئے کہ:-

(۱) عید کے معنے ایسی اجتماعی خوشی کے دن کے ہیں جو بار بار آئے۔ اور اسلام میں تین عیدیں مقرر کی گئی ہیں۔ ایک جمعہ کی عید ہے جو سات دن کی نمازوں کے بعد آتی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے ماتحت ساری عیدوں میں سب سے زیادہ اہم اور برکت والی عید ہے۔ گو تھوڑے تھوڑے وقفہ پر آنے کی وجہ سے لوگ عموماً اس کی قدر کو نہیں پہچانتے۔ دوسرے عید الفطر ہے جو ہر سال رمضان کی تیس روزہ عبادت کے بعد آتی ہے۔ اور اس کا نام عید الفطر اس واسطے رکھا گیا ہے کہ رمضان کے روزوں کے بعد گویا اس عید کے ذریعہ مومنوں کی افطاری ہوتی ہے۔ اور تیسرے عید الاضحیٰ ہے جو ذوالحجہ مہینہ کی دسویں تاریخ کو حج کی عبادت کے اختتام پر (جو نو تاریخ کو ہوتا ہے) آتی ہے۔ اور پاکستان میں یہ عید عرف عام میں بقرعید کہلاتی ہے۔ اور بعض لوگ اسے بڑی عید بھی کہتے ہیں۔

(۲) عید الاضحیٰ کا نام عید الاضحیٰ اس واسطے رکھا گیا ہے۔ اور حدیث میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اسی وجہ سے اس نام سے یاد فرمایا ہے کہ یہ قربانیوں کی عید ہے۔ کیونکہ اضحیٰ کا لفظ عربی زبان میں اُضحاۃ یا اُضحیۃ کی جمع ہے جس کے معنے قربانی کے جانور کے ہیں۔ اور اس دن کا دوسرا نام اسلامی اصطلاح میں یوم النحر بھی ہے۔ جس کے معنے قربانی والے دن کے ہیں۔ اور یہ دونوں نام خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استعمال فرمائے ہیں اور حدیث میں کثرت کے ساتھ آتے ہیں۔ اور حدیث کی کوئی کتاب بھی ان ناموں کے ذکر سے خالی نہیں بلکہ حق یہ ہے کہ ان ناموں کے سوا اس دن کے لئے حدیث میں کوئی اور نام استعمال ہوا ہی نہیں۔ اس تعلق میں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے حج والی قربانیوں کے لئے قرآن شریف اور حدیث میں ھَدْی کا لفظ استعمال ہوا ہے نہ کہ اضحیٰ کا لفظ جو عید اضحیٰ کی قربانیوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

(۳) جیسا کہ صحیح روایات سے ثابت ہے عید الاضحیٰ ہجرت کے بعد دوسرے سال میں مشروع ہوئی۔ (زرقانی و تاریخ الخمیس) اور اس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں گویا نو دس "بڑی عیدیں" آئیں۔ اس کے مقابل پر حج آپ نے صرف ایک دفعہ کیا ہے۔ اور یہ وہی حج ہے جو حجۃ الوداع کہلاتا ہے۔ یہ حج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے دسویں سال میں ادا فرمایا۔ (طبری و فتح الباری شرح بخاری) اور اس کے صرف اڑھائی ماہ بعد آپ وفات پا گئے۔

(۴) قرآن شریف نے صراحت فرمائی ہے کہ حج کی عبادت کا آغاز حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں ہوا (سورۂ حج رکوع ۴) جنہوں نے خدائی حکم سے اپنے بڑے فرزند حضرت اسمٰعیل کو مکہ کی بے آب و گیاہ وادی میں لا کر آباد کیا۔ جہاں زندگی کے بقا کا کوئی سامان نہیں تھا اور حقیقۃً یہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس خواب کی تعبیر تھی۔ جس میں آپ نے دیکھا کہ میں اپنے بچے کو ذبح کر رہا ہوں۔ اس موقعہ پر خدا نے بچے کی قربانی کی جگہ ظاہر میں جانور کی قربانی مقرر فرمائی۔ مگر حقیقت کی رو سے انسان کی قربانی بھی برقرار رہی۔ یہ گویا پہلا انسانی وقف تھا۔ جو خدا کی راہ میں پیش کیا گیا۔ تاکہ خدا تعالےٰ حضرت اسمٰعیل کو اس "موت" کے بعد ایک نئی زندگی دے کر اس درخت کی تخم ریزی کرے۔ جس سے بالآخر عالمگیر شریعت کے حامل سید ولد آدم فخر انبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود باجود پیدا ہونے والا تھا۔ حج میں قربانی کی رسم اسی اسمٰعیلی قربانی کی ایک ظاہری علامت ہے۔ تاکہ اس کے ذریعہ اس بے نظیر قربانی کی یاد زندہ رکھی جا سکے۔ جس کے شجرۂ طیبہ نے مکہ کی بظاہر بے ثمر وادی میں وہ عدیم المثال ثمر پیدا کیا۔ جس کے دم سے دنیا میں روحانیت زندہ ہوئی زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گی۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ:-

انا ابن الذبیحین (تاریخ الخمیس)

"یعنی میں دو ذبح ہونے والی ہستیوں کا فرزند ہوں" ایک اسمٰعیل کا جسم جو گویا مکہ کی بے آب و گیاہ وادی میں آباد کر کے عملاً ذبح کر دیا گیا۔ اور دوسرے اسمٰعیل کی روح جو خدا کے حضور وقف علی الدین کے ذریعہ قربان ہوئی۔

عید الاضحیٰ کی قربانیاں اسی مقدس قربانی کی یادگار ہیں۔ مگر اس زمانہ کے روحانی تنزل اور مادی عروج پر انسان کی آنسو بہائے کہ اس عظیم الشان قربانی کی یاد کو زندہ رکھنا تو درکنار آج اکثر مسلمان عید الاضحیٰ کا نام تک فراموش کر چکے ہیں۔ چنانچہ جسے دیکھو عید الضحیٰ (قربانیوں کی عید) کی بجائے جو اس عید کا اصل نام ہے عید الضحیٰ (صبح کے وقت کی عید) کہتا ہوا سنائی دیتا ہے۔ اور اس افسوسناک غلطی سے اچھے پڑھے لکھے لوگ حتیٰ کہ اخباروں کے نامہ نگار اور کئی ایڈیٹر صاحبان بھی مستثنیٰ نہیں بھلا جو لوگ اپنی قربانیوں والی عید کے نام سے "قربانی" کا لفظ تک حذف کر کے اسے وقف طاق نسیاں کر چکے ہیں وہ اس کی قربانی کی عبادت کو کس طرح یاد رکھ سکتے ہیں۔ حالانکہ جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ یہ نام خود ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کا رکھا ہوا ہے (ابو داؤد بحوالہ مشکوٰۃ کتاب العیدین)

(۵) یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے (گو شائد اکثر لوگ اسے نہیں جانتے) کہ عید اضحیٰ کی نماز صرف غیر حاجیوں کے لئے مقرر ہے اور حاجیوں کے لئے مقرر نہیں۔ اور نہ یہ نماز حج میں ادا کی جاتی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ حج خود اپنے اندر ایک بھاری عید ہے۔ کیونکہ اس میں عید کے چاروں عناصر بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں۔ یعنی (الف) عبادت (ب) مومنوں کا اجتماع (ج) خوشی اور (د) عود یعنی اس دن کا بار بار لوٹ کر آنا۔ اسی لئے شریعت نے عید اضحیٰ کی نماز صرف غیر حاجی مقیم لوگوں کے واسطے رکھی ہے۔ تاکہ جہاں ایک طرف حج کے ایام میں حاجی لوگ حج کی عید منا رہے ہوں۔ وہاں غیر حاجی جنہیں کسی مجبوری کی وجہ سے حج کی توفیق نہیں مل سکی وہ اکناف عالم میں اپنی اپنی جگہ پر عید کر کے اس عظیم الشان قربانی کی یاد کو تازہ رکھیں۔ جس کا

حضرت اسماعیلؑ کے وجود میں آغاز ہوا اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود باجود میں وہ اپنے معراج کو پہنچی۔ پس حدیث میں جہاں کہیں بھی عید اضحیٰ کی نماز کے تعلق میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپؐ کے صحابہ رضؓ کی قربانی کا ذکر آتا ہے۔ وہ لازماً غیر حاجیوں کی قربانی سمجھی جائے گی۔

عید اضحیٰ کی قربانی کے عقبی منظر میں اوپر کی پانچ باتیں اتنی نمایاں اور واضح ہیں۔ اور ان کی تائید میں ایسے روشن اور قطعی ثبوت موجود ہیں۔ کہ کوئی شخص جو اسلامی تعلیم سے تھوڑی بہت واقفیت بھی رکھتا ہو۔ وہ خواہ کسی فرقہ کا ہو۔ ان کے انکار کی جرأت نہیں کر سکتا۔ اور اسی لئے میں نے ان باتوں کی تائید میں حوالے اور شواہد پیش کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ لیکن اگر کوئی شخص انکار کرے تو ان پانچ باتوں میں سے ہر بات کے متعلق یقینی اور ناقابل تردید ثبوت پیش کئے جا سکتے ہیں۔

اس کے بعد میں اصل سوال کو لیتا ہوں۔ پہلا سوال یہ ہے۔ کہ کیا عید اضحیٰ کے موقعہ پر غیر حاجیوں کے لئے بھی قربانی واجب ہے؟ اور اگر واجب ہے۔ تو اس کا ثبوت کیا ہے؟ اس کے جواب میں پہلی بات تو یہ یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ اگر واجب یا ضروری کا سوال ہو۔ تو غیر حاجی تو درکنار حاجیوں پر بھی قربانی ہر صورت میں واجب نہیں ہے۔ بلکہ اس کے لئے شریعت نے بعض خاص شرطیں لگائی ہیں۔ مثلاً خالی حج کرنے والے پر (جو اصطلاحاً افراد کہلاتا ہے) قربانی واجب نہیں بلکہ صرف اس صورت میں واجب ہے۔ کہ وہ یا تو حج اور عمرہ کو ایک ہی وقت جمع کرنے والا ہو۔ جسے اسلامی اصطلاح میں تمتع یا قران کہتے ہیں۔ (قرآن شریف سورہ بقرہ آیت ۱۹۷) اور یا وہ ایسا حاجی پر واجب ہے۔ جو حج کی نیت سے نکلے مگر پھر حج کی تکمیل سے پہلے کسی حقیقی مجبوری کی بناء پر حج ادا کرنے سے محروم ہو جائے۔ (سورہ بقرہ آیت ۱۹۷) اور دوسری شرط یہ ہے۔ کہ وہ مالی لحاظ سے قربانی کی طاقت رکھتا ہو۔ ورنہ وہ قربانی کی بجائے روزہ کا کفارہ پیش کر سکتا ہے۔ پس جب ہر حالت میں حاجیوں کے لئے بھی قربانی فرض نہیں۔ تو یہ کس طرح دعویٰ کیا جا سکتا ہے۔ کہ غیر حاجیوں کے لئے وہ فرض یا واجب ہے؟

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ بے شک قربانی کی طاقت نہ رکھنے والے غیر مستطیع لوگوں کے لئے قربانی واجب نہ سہی مگر کیا وہ ایسے طاقت رکھنے والوں مستطیع لوگوں کے لئے واجب ہے جو غیر حاجی ہوں؟ سو اس کے جواب میں اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرض یا واجب یا سنت وغیرہ کی فقہی اصطلاحیں استعمال نہیں کیں۔ مگر صحیح احادیث سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے۔ کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیشہ عید اضحیٰ کے موقعہ پر ہر قربانی کی اور اپنے صحابہ رضؓ کو بھی اسکی تاکید فرمائی۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ

عن ابن عمر قال اقام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بالمدینۃ عشر سنین یضحی (ترمذی)

"یعنی حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد مدینہ میں دس سال گزارے۔ اور آپؐ نے ہمیشہ عید اضحیٰ کے موقعہ پر قربانی کی۔"

بلکہ آپؐ کو عید اضحیٰ کی قربانی کا اس قدر خیال تھا۔ کہ آپؐ نے وفات سے قبل اپنے داماد اور چچا زاد بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی کہ میرے بعد بھی میری طرف سے عید اضحیٰ کے موقعہ پر قربانی کرتے رہنا۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ کہ:۔

عن حنش قال رایت علیا رضی اللّٰہ عنہ یضحی بکبشین فقلت لہ ما ھذا فقال ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اوصانی ان اضحی عنہ فانا اضحی عنہ (ابوداؤد)

"یعنی حنش رضؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت علی رضؓ کو دیکھا کہ وہ عید اضحیٰ کے موقعہ پر دو دنبے قربان کر رہے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا۔ کہ یہ دو دنبوں کی قربانی کیسی ہے؟ حضرت علی رضؓ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی۔ کہ میں آپؐ کی طرف سے (آپؐ کی وفات کے بعد) قربانی کرتا رہوں۔ سو میں آپ کی طرف سے قربانی کرتا ہوں"

اور عید اضحیٰ کے دن قربانی کرنا آپؐ کا ذاتی فعل ہی نہیں تھا۔ بلکہ آپؐ اپنے صحابہؓ کو بھی اسکی تحریک فرماتے تھے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ کہ:۔

عن البراء قال خطبنا النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یوم النحر فقال ان اول ما نبدا بہ فی یومنا ھذا ان نصلی ثم نرجع فننحر فمن فعل ذالک فقد اصاب سنتنا۔ (بخاری ومسلم)

"یعنی حضرت براء رضؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے ہمیں عید اضحیٰ کے دن خطبہ دیا اور اس میں فرمایا کہ اس دن پہلا کام یہ کرنا چاہیئے۔ کہ انسان عید کی نماز ادا کرے۔ اور پھر اس کے بعد قربانی دے سو جس نے ایسا کیا۔ اس نے ہماری سنت کو پا لیا"

اوپر کی حدیث میں ایک طرح سے سنت کا لفظ بھی آگیا ہے۔ اور چونکہ یہ اصطلاحی طور پر استعمال نہیں ہوا۔ اسی لئے اس سے وجوب کا پہلو بھی مراد ہو سکتا ہے۔ اور ایک دوسرے موقعہ پر آپ نے فرمایا۔ کہ:۔

من وجد سعۃ ولم یضح فلا یقربن مصلانا۔ (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۲۱)

"یعنی جس شخص کو مالی لحاظ سے توفیق ہو اور پھر بھی وہ عید اضحیٰ کے موقعہ پر قربانی نہ کرے۔ اس کا کیا کام ہے۔ کہ ہماری عید گاہ میں آکر نماز میں شامل ہو؟"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد جس تاکید کا حامل ہے۔ وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ اور جیسا کہ آنحضرت صلعم کے ہر دوسرے ارشاد کو مقبولیت کی برکت حاصل ہوئی۔ اسی طرح اس ارشاد کو بھی صحابہ کرامؓ نے اپنا حرزِ جان بنایا۔ چنانچہ حدیث میں لکھا ہے۔ کہ:۔

عن جبلۃ عن سحیم ان رجلا سال ابن عمر عن الاضحیۃ اواجبۃ ھی فقال ضحی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم والمسلمون فاعادھا علیہ فقال اتعقل ضحی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم والمسلمون۔ (ترمذی)

"یعنی جبلہ ابن سحیم روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ سے دریافت کیا۔ کہ کیا عید اضحیٰ کی قربانی واجب ہے؟ انہوں نے فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلعم خود بھی قربانی کرتے تھے۔ اور آپؐ کی اتباع میں صحابہ رضؓ بھی کرتے تھے۔ اس شخص نے اپنے سوال کو پھر دہرایا۔ اور کہا قربانی واجب ہے؟ حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ نے فرمایا۔ کیا تم میری بات سمجھ نہیں سکتے۔ میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ قربانی کیا کرتے تھے۔ اور آپؐ کے ساتھ دوسرے مسلمان بھی کرتے تھے۔"

آنحضرت صلعم کا یہ کام صرف شوق کی خاطر یا دوستوں اور غریبوں کو گوشت کھلانے کی غرض سے نہیں تھا۔ بلکہ آپ اسے ایک دینی کام سمجھتے اور جاری ثواب کا موجب خیال فرماتے تھے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ کہ:۔

"عن زید بن ارقم رضؓ قال قال اصحاب رسول اللّٰہ صلعم یا رسول اللّٰہ ما ھذہ الاضاحی قال سنۃ ابیکم ابراھیم۔ قالوا فما لنا فیھا یا رسول اللّٰہ قال بکل شعرۃ حسنۃ

(ابن ماجہ و مسند احمد بحوالہ مشکوٰۃ)

"یعنی زید بن ارقم رضؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلعم کے صحابہ رضؓ نے آپؐ سے دریافت کیا۔ کہ یا رسول اللہ یہ عید اضحیٰ کی قربانیاں کیسی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا تمہارے جد امجد ابراہیمؑ کی جاری کی ہوئی سنت ہے۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا کہ پھر ہمارے لئے اس میں کیا فائدہ کی بات ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ قربانی کے جانور کے جسم کا ہر بال قربانی کرنے والے کے لئے ایک نیکی ہے۔ جو اسے خدا سے اجر پانے کا مستحق بنائیگی۔"

بلکہ ایک موقعہ پر آپؐ نے نہ صرف اپنی طرف سے قربانی کی بلکہ تحریک اور تاکید کی غرض سے اپنی امت کی طرف سے بھی قربانی دی۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ کہ:۔

"عن عائشۃ رضؓ ان رسول اللّٰہ صلعم امر بکبش ثم ذبحہ ثم قال بسم اللّٰہ اللّٰھم تقبل من محمد و آل محمد ومن امۃ محمد (صحیح مسلم)

"یعنی حضرت عائشہ رضؓ روایت کرتی ہیں۔ کہ ایک عید کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دنبہ منگوایا۔ پھر آپ نے خود اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔ اور ذبح کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں یہ دنبہ خدا کے نام کے ساتھ ذبح کرتا ہوں۔ اور پھر دعا فرمائی۔ کہ اے میرے خدا اس قربانی کو تو محمد (صلعم) کی طرف سے اور محمد (صلعم) کی آل کی طرف سے اور محمد (صلعم) کی ساری امت کی طرف سے قبول فرما۔"

کیا ان واضح اور قطعی روایتوں کے ہوتے ہوئے جو صرف نمونہ کے طور پر دی گئی ہیں۔ کوئی سچا اور واقف کار مسلمان اس بات کے کہنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ کہ قربانی صرف حاجیوں کے لئے ہے۔ اور غیر حاجیوں کے لئے عید اضحیٰ کے موقعہ پر کوئی قربانی مقرر نہیں۔ بے شک یہ درست ہے۔ قربانی صرف طاقت رکھنے والے لوگوں پر واجب ہے۔ اور بعض احادیث سے یہ بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ اگر سارے گھر کی طرف سے ایک مستطیع شخص قربانی کر دے۔ تو یہ قربانی سب کی طرف سے سمجھی جا سکتی ہے۔ (نسائی وترمذی بحوالہ مشکوٰۃ) مگر بہرحال عید اضحیٰ کے موقعہ پر حسب توفیق قربانی کرنا ہمارے رسول (فداہ نفسی) کی ایک مبارک سنت ہے۔ جس کے متعلق ہمارے آقا نے تاکید فرمائی۔ اور اسے جاری ثواب کا موجب قرار دیا ہے۔

اس موقعہ پر بعض لوگ یہ سوال اٹھایا کرتے ہیں کہ بے شک حدیثوں میں عید اضحیٰ کی قربانی کا ثبوت ملتا ہے۔ لیکن چونکہ قرآن شریف میں اس کا کوئی ذکر نہیں اس لئے ایک زائد قسم کی بات سمجھی جائیگی۔ جسے زمانہ کے حالات کے ماتحت ترک کیا جا سکتا ہے۔ مگر یہ نظریہ بالکل باطل اور اباحت اور زندیقی رجحانات سے ماخوذ ہے۔ کیا قرآن شریف نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ:۔

ولکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ (سورہ احزاب ع ۳)

"یعنی اے مسلمانو تمہارے لئے رسول خدا کی سنت میں ایک بہترین نمونہ ہے۔ جسے تمہیں اپنی زندگیوں کے لئے مشعل راہ بنانا چاہیئے"۔

اور دوسری جگہ فرماتا ہے۔ اور بار بار کثرت کے ساتھ فرماتا ہے کہ:۔ "اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول" (مثلاً دیکھو سورہ نساء ع ۸)

"یعنی اے مسلمانو خدا کی اطاعت کرو۔ اور اس کے ساتھ ساتھ رسول کی اطاعت بھی کرو"۔

اب اگر خدا کی اطاعت (یعنی دوسرے الفاظ میں قرآنی وحی پر ہی) سارے اسلامی احکام کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ تو پھر قرآن شریف کو ان الفاظ کے زیادہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ کہ اطیعوا الرسول (یعنی رسول کی بھی اطاعت کرو) حق یہی ہے۔ کہ چونکہ قرآنی وحی میں اختصار کی غرض سے کئی جگہ اجمال کا رنگ ہے۔ اور ہر شخص اجمالی احکام کو سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے کمال حکمت سے رسول کی اطاعت کو بھی شریعت کا حصہ قرار دیا ہے۔ تاکہ شریعت میں کوئی پہلو عدم تکمیل کا باقی نہ رہے۔ اور نہ کوئی شخص جھوٹے عذر بنا کر شریعت کے حکموں کو ٹال سکے۔ پس اگر ایک بات قطعی شہادت کے ذریعہ سنت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور حدیث سے ثابت ہو جائے۔ تو وہ ہمیں بہر حال قبول کرنی ہوگی اور میں اس شخص کی جرأت کو یقیناً بے دینی کا مظاہرہ خیال کرتا ہوں۔ جو محمد (صلعم) جیسے رسول کی اُمت میں ہو کر پھر یہ کہتا ہے کہ میں محمدؐ کی بات نہیں مانتا۔ وہ اپنی بیوی اور اپنے بچوں اور اپنے دوستوں کی تو روزانہ سینکڑوں باتیں مانتا ہے مگر جب افضل الرسل محمد رسول اللہ صلعم کی بات بیان کی جائے تو کہتا ہے یہ نہیں بلکہ کوئی قرآنی آیت پیش کرو۔

ھیھات ھیھات لما یصفون

لیکن حق یہ ہے کہ قرآن شریف بھی اس مسئلہ میں خاموش نہیں بلکہ اس نے بھی اپنے طریق کے مطابق قربانیوں کے مسئلہ پر اصولی روشنی ڈالی ہے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ھو الابتر۔

(قرآن کریم سورہ کوثر)

"یعنی اے رسول ہم نے تجھے اسلام کے ذریعہ ایک وسیع اور کامل نعمت عطا کی ہے۔ اب تجھے اس نعمت کو قائم رکھنے کے لئے چاہیئے کہ خدا کی نماز ادا کر اور اس کے رستہ میں قربانی دے اس کے نتیجہ میں دین و دنیا کی نعمتیں تیری طرف سمٹی آئیں گی۔ اور تیرا دشمن خیر و برکت سے محروم رہے گا"

یہ آیت بلکہ یہ سورۃ (کیونکہ یہی ساری سورۃ ہے) مکہ کے آخری زمانہ میں یا مدینہ کے شروع زمانہ میں نازل ہوئی تھی (فتح القدیر امام شوکانی) جب کہ ابھی تک کعبہ کفار کے قبضہ میں تھا اور حج بھی ابھی فرض نہیں ہوا تھا اس لئے اس جگہ نحر یعنی قربانی کے لفظ میں حج کی قربانی مراد نہیں سمجھی جائے گی۔ بلکہ عام قربانی مراد سمجھی جائے گی جس کا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ وسیع موقع عید الضحیٰ کے ایام ہیں۔ اور میں بتا چکا ہوں کہ عید اضحیٰ کا دوسرا نام یوم النحر بھی ہے۔ اس کے علاوہ دوسری جگہ حج کے احکام کی ضمن میں قرآن شریف فرماتا ہے کہ:۔

فان احصرتم فما استیسر من الھدی (سورۃ البقرۃ)

"یعنی اے مسلمانو اگر تم کسی مجبوری کے نتیجہ میں حج سے روک دیئے جاؤ تو تمہیں چاہیئے کہ اس کے کفارہ کے طور پر خدا کے رستہ میں [illegible]

اب بے شک یہ آیت نظام [illegible] کے متعلق ہے۔ جو حج کے ارادہ سے نکلیں اور پھر رستہ میں کسی مجبوری (مثلاً بیماری یا دشمن کے روکنے یا زادِ راہ کے ضائع ہو جانے وغیرہ) کی وجہ سے حج کی تکمیل سے روک دیئے جائیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہا درجہ نکتہ رس طبیعت نے غالباً اس قرآنی آیت میں بھی یہ اشارہ سمجھا کہ ہر سچے مسلمان کے دل میں طبعاً حج کی خواہش ہوتی ہے۔ اور اگر وہ کسی مجبوری کی وجہ سے حج کے لئے نہیں جا سکتا تو ایک طرح اس کا معاملہ بھی گویا اس آیت کے نیچے آجاتا ہے۔ جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر تم حج سے روک دیئے جاؤ تو قربانی دو۔ پس اگر غور کیا جائے تو اس آیت سے بھی عید اضحیٰ کی قربانی کا استدلال ہوتا ہے اور اغلب یہ ہے کہ جس طرح مثلاً نماز کے اجمالی حکم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازوں کے وقتوں کی تعیین فرما کر ان کا حکم دیا۔ اسی طرح آپؐ نے حج سے روکے جانے کی صورت میں قربانی دینے کے حکم سے بھی یہ استدلال فرمایا ہوگا۔ کہ ہر وہ مسلمان جو کسی مجبوری کی وجہ سے حج کو نہیں جا سکتا وہ گویا بالمعنی احصرتم کے مفہوم میں آجاتا ہے۔ اور اگر وہ قربانی کی طاقت رکھتا ہے (کیونکہ طاقت کا ہونا بہر حال لازمی شرط ہے) تو اسے چاہیئے کہ قربانی دے کر نہ صرف حضرت اسمٰعیل کی قربانی کی یاد کو زندہ رکھے بلکہ حج کی محرومی کا کفارہ بھی دے۔ بہر حال ایک طرف قرآن شریف میں فصل لربک وانحر (نماز کو قائم کرو اور قربانی دے) کا حکم نازل ہونا اور دوسری طرف یہ قرآنی ارشاد کہ "جب تم حج سے روکے جاؤ تو قربانی دو" اس بات کی طرف قطعی اشارہ کر رہے ہیں کہ قربانی کے حکم کی اصل بنیاد قرآن مجید پر ہی قائم ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بھی دراصل اسی قرآنی حکم کی فرع ہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ آیا عید اضحیٰ کی قربانی فرض ہے یا کہ واجب یا سنت وغیرہ؟ سو گو غیر اصطلاحی طور پر سنت کا لفظ اوپر کی حدیثوں میں آچکا ہے۔ مگر بہر حال یہ فقہاء کی اصطلاحیں ہیں۔ جن میں ہمیں جانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ ہمارے لئے صرف اس قدر جاننا کافی ہے کہ قربانی کے حکم کی بنیاد قرآن نے قائم فرمائی۔ اور پھر اس بنیاد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اقوال اور ارشادات نے مستحکم کیا۔ اور آنحضرت صلعم نے اسے بھاری ثواب کا موجب قرار دیا۔ لیکن اگر کسی صاحب نے ائمہ فقہ کا مذہب اور ان کی اصطلاح میں بھی اس مسئلہ کا مطالعہ کرنا ہو تو اس کے لئے ذیل کے دو مختصر سے حوالے کافی ہونے چاہیئے۔

ضحی المسلمون علی مشروعیتها ..... فالاضحیة سنة عین مؤکدة .... والحنفیة قالوا هی واجبة ..... فاما شروط سنیتها فمنها القدرة (کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ طبع مصری جلد ۱ صفحہ ۵۹۳، ۵۹۴)

"یعنی عید اضحیٰ کی قربانیوں کی مشروعیت پر تمام مسلمانوں کا اجتماع ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ عام آئمہ فقہ کے نزدیک تو عید اضحیٰ کی قربانی ایک سنت مؤکدہ ہے لیکن حنفی اماموں کا یہ فتویٰ ہے۔ کہ وہ محض سنت نہیں بلکہ واجب ہے اور بہر صورت اس کی شرط یہ ہے کہ انسان مالی لحاظ سے اس کی طاقت رکھتا ہو"

اور ترمذی کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ:۔

اختلفوا ان الاضحیة واجبة او سنة فذهب ابو حنیفة و صاحباه انها واجبة علی کل حر مسلم مقیم موسر وعند الشافعی سنة مؤکدة وهو المشهور فی مذهب احمد وفی مذهب مالک انه سنة واجبة علی من استطاعها

(حاشیہ ترمذی)

"یعنی اس بات میں اختلاف ہوا ہے کہ عید اضحیٰ کی قربانی واجب ہے یا کہ سنت؟ امام ابو حنیفہ اور ان کے دو ساتھیوں (امام ابو یوسف اور امام محمد) کا مذہب یہ ہے کہ ہر آزاد مقیم صاحب استطاعت مسلمان پر قربانی واجب ہے۔ مگر امام شافعی کے نزدیک وہ واجب نہیں بلکہ سنت مؤکدہ ہے اور یہی مشہور مذہب امام احمد کا ہے اور امام مالک کے نزدیک عید کی قربانی ایک ایسی سنت ہے جو واجب کی حد کو پہنچی ہوئی ہے۔ بشرطیکہ مالی لحاظ سے قربانی کرنے والے کو اس کی طاقت ہو"

ان دو حوالوں سے ظاہر ہے کہ حنفی اماموں کے نزدیک (اور مغربی پاکستان میں قریباً ننانوے فی صدی مسلمان حنفی اصحاب ہی ہیں) عید اضحیٰ کی قربانی ہر طاقت رکھنے والے مسلمان پر واجب ہے اور قریباً یہی مذہب امام مالک کا ہے مگر دوسرے دو اماموں کے نزدیک وہ واجب تو نہیں مگر سنت مؤکدہ ضرور ہے یعنی ایسی سنت ہے جس کے متعلق شارع علیہ السلام نے اپنے قول و فعل کے ذریعہ خاص تاکید فرمائی ہے۔ بس اس سے زیادہ مجھے اس مسئلہ میں فقہی لحاظ سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں وحسبک

بصرہ اور دمشق میں تبلیغ حق

(از وکالت التبشیر ربوہ)

مکرم ملک محمد شریف صاحب اٹلی کو جاتے ہوئے راستہ میں جہاں بھی موقعہ ملا تبلیغ کرتے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا اثر ہوتا رہا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دوران سفر میں تبلیغ احمدیت کے مواقع عطا فرمائے۔ چنانچہ بصرہ کے ایک عیسائی کو جو اپنے بیوی بچوں سمیت دمشق جا رہا تھا اسلام اور احمدیت کی تعلیم سے پورے طور پر واقف کیا۔ اور دمشق اور لندن مشن کے پتہ جات ان کے مطالعہ پر دیئے۔ اس نے میری باتیں سن کر کہا "خدا جانتا ہے آج تک باوجود یکہ میں اسلامی ممالک میں رہتا ہوں۔ اسلام کے متعلق دل کو موہ لینے والی اور یقین پیدا کرنے والی باتیں میں نے کسی مسلمان سے نہیں سنیں"۔ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ علاوہ ازیں بصرہ اور دمشق کے ہوائی اڈوں پر بہت سے مسلمانوں کو تبلیغ احمدیت کرنے کے مواقع میسر آئے۔

احباب کرام محترم ملک محمد شریف صاحب کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ تا اللہ تعالیٰ انہیں خیریت سے رکھے اور زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ اس وقت آنریری طور پر اٹلی میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ (قائمقام وکیل التبشیر للتحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

مکرم منشی عبد الرحیم صاحب فانی جو امروہہ علاقہ یوپی کے رہنے والے ہیں۔ اور بطور مہاجر قادیان میں رہائش کے لئے تشریف لے آئے ہیں (بطور انسپکٹر بیت المال آج کل علاقہ بہار کا دورہ کر رہے ہیں۔ چند دنوں سے آشوب چشم اور بخار سے بیمار ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ مولا کریم ان کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ تاکہ وہ اپنے مفوضہ فرائض کو پوری تندہی کے ساتھ احسن رنگ میں کماحقہ بجا لا سکیں۔ (خاکسار قریشی عطاء الرحمٰن از قادیان دار الامان)

(۲) خاکسار کے بھتیجے چوہدری محمد حسین صاحب بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ چونکہ چوہدری صاحب اپنے خاندان میں اکیلے احمدی ہیں۔ اور چھوٹے چھوٹے بال بچے۔ اس بیماری کی وجہ سے تمام گھر میں بے چینی ہے اور مجھے بھی تشویش کے خطوط آ رہے ہیں۔ لہذا احباب چوہدری صاحب موصوف کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز حاجی دین محمد صاحب بٹالوی درویش بھی گذشتہ قریب ایک مہلک پھوڑے کی وجہ سے بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (خاکسار عبد الحی درویش حلقہ مسجد اقصیٰ قادیان دار المسیح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام غیروں کی نظر میں

اسلام کی تبلیغ میں احمدی سب سے پیش پیش ہیں

(از دفتر وکالۃ تبشیر ربوہ)

کچھ عرصہ ہوا پروفیسر ایچ۔ کرامر آف لائیڈن یونیورسٹی (ہالینڈ) نے ایک کتاب "عیسائیت کا پیغام غیر عیسائی دنیا کی طرف" شائع کی تھی آپ نے اس کتاب میں ایک چھوٹا سا مقالہ اسلام کے متعلق تحریر کیا۔ جس کا ترجمہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔

"عیسائیت کے سوا دیگر مذاہب میں سے صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو بہت بڑے علاقہ اور کثیر لوگوں پر روحانی حکومت رکھتا ہے۔ اس کی بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کا اسقدر پھیلاؤ کسی منظم تبلیغی جدوجہد کا نتیجہ نہیں ہے۔ اسلام زمانہ ماضی سے ہی لوگوں کو مسلمان بنانے کا کام کر رہا ہے۔ اسوقت اسلام سیاسی طاقت کے ساتھ ساتھ۔ مکمل تہذیب اور ایک بلند مذہب لے کر آیا۔ جو مشرکانہ ماحول میں آسانی کے ساتھ قائم ہو سکتا تھا۔

اسلام ایک روحانی ضابطہ ہے اور اس کے ساتھ ہی مکمل تہذیب اور سیاسی مذہب بھی۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے خاص احکام پائے جاتے ہیں۔ دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں جو اپنے متبعین کے اندر ایسا روحانی اتحاد۔ تمدنی مضبوطی اور سیاسی، مذہبی احساسات پیدا کر سکا ہو۔ جیسا کہ اسلام۔ اسلام میں فروعی اختلافات کا پایا جانا اس کے تین طرفہ اتحاد کو کمزور نہیں کرتا۔ دنیا میں خدا تعالےٰ کے مختلف ناموں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو اس قدر عابدین و متقین حاصل کر سکا ہو۔ صرف اللہ ہی ایسا نام ہے۔ جس نے ہر دلعزیزی میں باقی تمام خدا کے ناموں کو مات کر دیا ہے۔

اس کے بعد مصنف اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

اسلام اور عیسائیت کی جنگ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ زمانہ قریب سے قریب تر ہو رہا ہے جب کہ عیسائی چرچ کو اسلام کے ساتھ فیصلہ کن مقابلہ کرنا پڑے گا۔ افریقہ اور انڈونیشیا ایسے دو بڑے ملک ہیں۔ جہاں اسلام اور عیسائیت جلدی جلدی پھیل رہے ہیں۔ اور اسی لئے وہاں بت پرستی دن بدن غائب ہو رہی ہے۔ ان دونوں کو زمانہ قریب میں ہی اسلام اور عیسائیت اپنے قبضہ میں لے لیں گے۔ اور آئندہ یہی دونوں افریقہ کے سرکاری مذہب ہونگے

افریقہ اور اسلام

اگر ہم یہاں کی حالت کا اچھی طرح مشاہدہ کریں تو ظاہر ہو گا کہ افریقہ میں اسلام کو زیادہ مقبولیت ہو گی۔ کیونکہ ایک حبشی اسلام قبول کرنے کے ساتھ ہی۔ مذہبی۔ معاشرتی۔ تمدنی اور خونی برادری میں شامل ہو جائے گا۔ نیز اسلام اپنی لچکدار تعلیم کی وجہ سے اپنے آپ کو حبشیوں کے مناسب حال بنا سکتا ہے۔ لیکن عیسائیت ایسا نہیں کرتی جس طرز پر سفید لوگ حبشیوں سے سلوک کرتے ہوں۔ وہ انہیں اسبات پر مجبور کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے کندھے سے ان کی اطاعت کا جوا اتار پھینکیں ان کا یہ سلوک انہیں روزانہ یہی سبق دیتا ہے کہ خدا کا منکر یورپین عیسائی۔ معاشرتی۔ تمدنی اور مذہبی اتحاد کو جانتا ہی نہیں اور نہ ہی دوسری اقوام اور دوسرے تمدن کے لوگوں کے ساتھ بھائیچارے کا اسے ایسا علم ہے جیسا کہ اسلام کے متبعین میں موجود ہے۔ . . . . پھر آگے چل کر لکھتا ہے کہ اس وقت عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کو محبت۔ عقل اور سائنس و مذہب کے درمیان اتحاد پیدا کرنے والے مذہب کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ آجکل کے مسلمان اسلام کو ایسے میانہ رو (افراط و تفریط سے پاک) مذہب کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ جو بخل اور فضول خرچی کے بین بین ہے اور جو شخصی اور جمہوری حکومت کو جمع کرنیوالا ہے۔ عقل کا مذہب ہے اور تمام انسانی ضروریات کے لئے کافی۔ اس قسم کے دلائل پر مشتمل اسباق مختلف ذرائع سے دیئے جاتے ہیں۔ ظاہری طور پر بھی اور پوشیدہ بھی تاکہ عیسائیت کے خلاف مواد بہم پہنچایا جائے اور بعض اوقات اس کے ساتھ ساتھ عیسائیت پر حملہ بھی کیا جاتا ہے۔ اس قسم کے لٹریچر کی اشاعت میں احمدی سب سے آگے آ گئے ہیں۔ اور حقیقتاً اس قسم کے دلائل سے وہ مسلمانوں کے دلوں پر اثر انداز بھی ہوتے ہیں۔ اکثر مسلمانوں کے اندر اپنی فضیلت کے احساسات ابھی تک موجزن ہیں۔ اور وہ لوگ اس قسم کے لٹریچر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں"

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے دلائل نے ان لوگوں پر کیا اثر کیا ہے۔ اور علاوہ ازیں مسلمانوں کے دلوں میں ہمارے لٹریچر نے اپنی برتری کا کسی قدر احساس پیدا کر دیا ہے۔ آج عیسائی دنیا ہتھیار ڈالنے کے لئے تیار ہے۔ جہاں بھی عیسائیت کا مقابلہ اسلام سے ہوا ہے۔ عیسائیت نے منہ کی کھائی ہے اور آج عیسائی دنیا مسلمانوں کو عیسائی بنانے سے مایوس ہو چکی ہے۔ انہوں نے بڑے زور کا حملہ کیا تھا۔ لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جوابی حملہ کیا تو انہیں میدان سے بھاگنا پڑا۔ اور آج وہ اسبات کے ماننے پر مجبور ہیں کہ وہ اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتے اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے ذریعے اسلام کو تمام دنیا کے مذاہب پر غالب کر دے۔ اور جلد تثلیث کے کھنڈروں پر پرچم اسلام بلند ہو۔ آمین

سوئیٹزرلینڈ کے ایک نومسلم بھائی کا خط

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے نام

(از دفتر وکالت تبشیر ربوہ)

سوئیٹزرلینڈ سے ایک نومسلم دوست نے حضور کی خدمت میں ایک خط ارسال کیا ہے۔ جس کا ترجمہ ناظرین الفضل کی خدمت میں پیش ہے۔ انہوں نے حضور کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

. . . .

آپ کا ۲۶ مارچ کا خط ملا جس میں بیعت کی منظوری کا ذکر تھا۔ میں آپ کا دل سے شکر گزار ہوں۔ آپ کے اس خط سے مجھے انتہائی خوشی حاصل ہوئی۔ اگرچہ ابھی تک اس شاندار تعلیم سے مجھے پوری پوری واقفیت نہیں ہے۔ جو آپ کی مدد سے خدا تعالےٰ نے ہماری طرف بھیجی ہے تاہم میں اپنی طرف سے اس پر عمل پیرا ہونے کی حتی الامکان کوشش کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آہستہ آہستہ میں اللہ تعالےٰ کی مدد سے تمام احکام قرآن پر عمل کرنے کے قابل ہو سکوں گا۔ میں اس خط کے ذریعہ آپ کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں تا اللہ تعالےٰ مجھے استقامت عطا فرمائے اور تمام فرائض کو ادا کرنے کی طاقت بخشے۔ اور غفار خدا مجھے میری ان کوتاہیوں کو معاف فرمائے۔ جو آج تک مجھ سے سرزد ہوئی ہوں۔ یورپ کے تمام مسلمانوں کی طرف سے اور خصوصاً سوئیٹزرلینڈ کے مسلمانوں کی طرف سے آپ کی بہت بڑی امداد کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو احمدیہ مشن کی صورت میں آپ کی طرف سے پہنچی ہے۔ کیونکہ اس خدائی تحریک کے ذریعہ ہم نے مشرکانہ مذہب (عیسائیت جو تثلیث کے عقیدہ کی وجہ سے مشرکانہ مذہب بن گیا ہے) سے نجات پا سکتے ہیں۔ جس نے یورپ میں ہر جگہ قوت حاصل کر لی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں قوت عطا فرمائے تاہم بھی اس روحانی کام میں پوری پوری مدد کر سکیں۔ اللہ تعالےٰ مجھے بھی توفیق عطا فرمائے تا میں بھی دنیا کو اس جہالت کی ظلمت سے نکالنے کا باعث بنوں جو اس وقت ہر جگہ پھیل رہی ہے۔ یہ صرف اور صرف خدا کی طرف سے بھیجی ہوئی روشنی کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔ جو قرآن مجید کی صورت میں نازل ہوئی

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو . . .

. . . . . اے ہمارے امام لمبی عمر عطا فرمائے اور آپ کے ہر کام کو بابرکت بنائے۔ یہ آپ کے ایک ادنیٰ بھائی کی دعا ہے۔

والسلام آپکا بھائی

سعید بٹسی۔ زیورچ۔ سوئیٹزرلینڈ

احباب کرام اپنے بھائی کی استقامت کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔

درخواست ہائے دعا

صوفی کریم بخش صاحب درزی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے اور مخلص صحابی ہیں۔ ٹانگ کی ہڈی کا ٹوٹ جانے کے باعث عرصہ سے صاحب فراش ہیں اور اب کافی لاغر ہو چکے ہیں۔ تمام احباب ان کی جلد اور کامل صحت کے لئے دعا فرمادیں دعا فرمادیں"

(احقر عبدالرحمن صابر سیکرٹری تبلیغ گجرانوالہ)

۲۔ میرا لڑکا ملک محمد کریم کئی دن سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے

(ملک محمد دین خادم راولپنڈی)

۳۔ میری اہلیہ جو بابا عبدالحمید صاحب ریٹائرڈ اوورسیئر کی صاحبزادی ہیں بعارضہ ملیریا ایک ہفتہ سے صاحب فراش ہیں۔ دعائے صحت کے لئے درخواست ہے (چوہدری بشارت احمد بی اے جہلم)

۴۔ میرا لڑکا عزیزم غلام احمد بعارضہ بخار سخت بیمار ہے۔ دعائے صحت فرمائیں۔

غلام رسول کنسٹیبل کا ٹھگڑھی متصل اوکاڑہ ضلع منٹگمری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان میں جہاز رانی

پاکستان چونکہ سمندر کے قریب واقع ہے۔ اس لئے اندرونی اور غیر ملکی تجارت کو ترقی دینے نیز ہنگامی ضرورت کے وقت دفاع کا ایک دوسرا مورچہ بنانے کے لئے ایک وسیع تجارتی بحری بیڑے کی ضرورت ہے۔

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو یہاں کوئی جہاز ران کمپنی نہ تھی۔ لیکن اب یہاں پانچ جہاز ران کمپنیاں کام کر رہی ہیں:۔

۱۔ میسرز محمدی اسٹیمشپ کمپنی لمیٹڈ کراچی
۲۔ میسرز ایسٹ اینڈ ویسٹ اسٹیمشپ کمپنی کراچی
۳۔ میسرز کراچی اسٹیم نیویگیشن کمپنی لمیٹڈ ״
۴۔ ״ پان اسلامک اسٹیمشپ ״ ״ ״
۵۔ ״ ٹرانس اوشینک اسٹیمشپ ״ ״ ״

غیر ممالک سے جہاز خریدنے کے لئے جہاز ران کمپنیوں کو غیر ملکی تبادلہ اور نیز اوقات اور بحری سفر کے نقشوں کے متعلق دانشمندانہ منظوری نے ملکی کمپنیوں کو ایک لاکھ (DEADWEIGHT) ٹن سے زیادہ وزن کا ایک بیڑا تیار کرنے کے قابل بنا دیا ہے۔ جس کے تمام جہاز پاکستان میں درج ہیں۔ مزید جہاز حاصل کرنے کے لئے گفت و شنید جاری ہے۔ جس کی تکمیل کے بعد بحری بیڑا تقریباً ایک لاکھ پچاس ہزار (DEADWEIGHT) ٹن کا ہو جائے گا۔ تین سال کے قلیل عرصہ میں کامیابی واقعی قابل تعریف ہوگی۔ پاکستان کی ایک بڑی کمپنی یعنی محمدی اسٹیمشپ کمپنی نے ۳۳۵۰۰۰ پونڈ کی لاگت پر مسافروں اور مال کا ایک نیا جہاز تیار کرنے کے لئے ہمبرگ جرمن کی ایک فرم سے انتظامات کئے ہیں۔ یہ جہاز ۱۹۵۱ء کے نصف آخر میں مکمل ہو جائے گا۔ یہ ایک کثیر المقاصد جہاز ہوگا۔ جس کے ذریعہ مسافروں کی مختلف قسم کی آمد و رفت ہو سکے گی۔

حج کے انتظامات:۔ پاکستانی روپے کی قیمت کم نہ ہونے کی وجہ سے اس سال حج کا کرایہ کم کر دیا گیا ہے۔ تاکہ حاجیوں کو عدم تخفیف قیمت زر کے فیصلے سے مکمل فائدہ پہنچ سکے۔

پاکستانی کمپنیوں کے پاس مسافر جہازوں یا حاجیوں کے جہازوں کی قلت کی وجہ سے حاجی غیر ملکی جہازوں میں سفر کرتے تھے۔ حکومت اور جہاز ران کمپنیوں نے حاجیوں اور مسافروں کے لئے مناسب جہاز حاصل کرنے کی لاحاصل کوششیں کیں۔ کیونکہ گذشتہ جنگ کے دوران میں تباہی کے سبب تمام دنیا میں مسافر جہازوں کی کمی ہے۔ لیکن اب چند مسافر جہاز حاصل ہونے کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔ اور پاکستانی کمپنیاں انہیں حاصل کرنے کے لئے سرگرمی سے کوشاں ہیں۔

کراچی چٹاگانگ کے درمیان باقاعدہ مسافر سروس

کراچی اور چٹاگانگ کے درمیان بحری سفر کے لئے حکومت نے میسرز برٹش انڈیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی کو ابتداءً ایک سال کے لئے ایک باقاعدہ مسافر سروس شروع کرنے کی اجازت دی ہے۔ اب دونوں بندرگاہوں کے درمیان ایک جہاز چھ ہفتے کے بعد مقررہ اوقات کے مطابق چلتا ہے۔ امید ہے کہ آئندہ ستمبر تک اس جہاز کی جگہ دو نئے اور تیز رفتار جہاز چلائے جائیں گے۔ جو ایک ایک ماہ کے بعد چلا کریں گے۔ پاکستانی کمپنیاں مسافروں کو لانے لے جانے کے کاروبار میں مناسب جہازوں کے ساتھ شریک ہونے کے لئے میدان صاف ہے۔ اور امید ہے کہ انہیں اپنی کوششوں میں جلد کامیابی حاصل ہوگی۔

بیرونی تجارت

پاکستان کے بندرگاہوں کے درمیان تجارت ایک حد تک محدود رہتی ہے۔ اندازہ ہے کہ ملک کے ساحل کی مجموعی درآمد و برآمد جلد ہی پوری حد کو پہنچ جائے گی۔ پاکستانی کمپنیاں اس سے باخبر ہیں۔ اور اب وہ بیرونی ملک کی نئی تجارتی راہوں پر غور کر رہی ہیں۔ حال ہی میں انہیں چار بڑے جہازوں کے ذریعہ جنوبی افریقہ سے کوئلہ لانے کا اتفاق ہوا ہے انہیں جو تجربہ حاصل ہوا ہے اس کی بناء پر ان کی ہمتیں بلند ہو گئی ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان اور بیرون ممالک کے درمیان تجارت کو بڑھا دیا جائے۔ پاکستانی کمپنیوں کی خواہش ہے کہ وہ اپنا قومی پرچم غیر ممالک کے سمندروں میں لہراتے دیکھیں۔

تجارتی بیڑے کے افسران کی برطانیہ میں تربیت

پاکستان میں تجارتی بیڑے کی اکاڈمی قائم ہونے تک حکومت پاکستان نے ۳ سال کے لئے ایک اسکیم منظور کی ہے۔ جس کی رو سے تجارتی بیڑے کے افسروں کو تربیت دینے کے لئے ہر سال ۱۲ کیڈٹ (۵) ایگزیکٹو اور (۷) انجینئرنگ کے لئے، برطانیہ بھیجے جائیں گے۔ ایگزیکٹو کیڈٹوں کی تربیت کی میعاد ۲ سال اور انجینئرنگ کیڈٹوں کی تربیت کی میعاد ۴ سال ہے۔ تربیت کے اخراجات کا بڑا حصہ مرکزی حکومت برداشت کرے گی۔ ان امیدواروں کو پبلک سروس کمیشن ایک مقابلے کے امتحان کے ذریعہ منتخب کرے گا۔ ان کا پہلا دستہ شروع ۱۹۵۱ء میں برطانیہ بھیجا جا سکے گا۔ کیونکہ ارادہ یہ ہے کہ منتخب شدہ امیدواروں کو برطانیہ بھیجنے سے قبل اس ملک کے منظور کئے ہوئے اسکولوں میں ۹ ماہ تک تعلیم دی جائے۔ تاکہ وہ اس قابل ہو جائیں کہ باہر جا کر اپنا مدمقابل برطانوی امیدواروں کے ساتھ مل کر ٹھیک طور پر کام سیکھ سکیں۔

اعلان

اگر کسی دوست کو ملک بشیر احمد صاحب ولد محمد حسین صاحب ساکن دہرم کوٹ رندھاوا کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو براہ کرم نظارت بیت المال کو مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔ نیز اگر ملک بشیر احمد صاحب خود یہ اعلان پڑھیں تو وہ خود اپنے موجودہ پتہ سے نظارت بیت المال کو آگاہ فرما دیں

(نظارت بیت المال ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

(۱) بشیر احمد صاحب ولد نواب دین صاحب بھوپور ضلع ہوشیار پور (۲) حافظ عطاء الحق صاحب واقف زندگی ولد منشی عبد الحق صاحب کاتب (۳) عبد الرحمن صاحب ولد ڈاکٹر فیاض الدین کے موجودہ پتہ جات نظارت بیت المال کو مطلوب ہیں۔ جو صاحب ان کے موجودہ پتہ سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یا اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے موجودہ پتہ سے آگاہ کریں۔ (نظارت بیت المال)

درخواست دعا

عزیزم برادرم نذیر احمد بیمار ہیں۔ احباب عزیز مذکور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ بشیر احمد ہیڈ کانسٹیبل گمٹی بازار لاہور۔

کیا آپ نے قیمت اخبار

بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی ہے

اگر نہیں بھجوائی۔ تو مہربانی فرما کر اگست ۱۹۵۰ء میں ختم ہونے والی قیمت اخبار بھجوا دیں اور وی پی کا انتظار نہ کریں۔ منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھجوانے میں آپکو فائدہ ہے۔ (مینیجر)

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری اعظم علی صاحب بی۔ اے۔ ایس۔ سی (آنرز) پی۔ سی۔ ایس ڈپٹی کسٹوڈین ضلع لائل پور

مقدمہ ۱۲۹ سال ۱۹۵۰ء

خوشی محمد۔ نور احمد پسران گلاب دین سکنہ لائل پور محلہ محمد پورہ

بنام

(۱) سندر داس ولد چندہ رام ذات اروڑہ حال ہندوستان

(۲) ریلیٹیشن اتھارٹی لائل پور

درخواست زیر دفعہ ۱۸ آرڈیننس ۱۵ سال ۱۹۴۹ء بدیں مضمون کہ احاطہ کھیوٹ ۶۲۵ کھتونی ۶۲۰ خسرہ ۱۵/۱۰ مربعہ ۷/۶۲ مندرجہ جمعبندی ۱۹۴۰ء رقبہ ۵ مرلہ ۴ سرسائی واقعہ چک ۲۷۹ ر ب آبادی کرشن نگر سائل کردہ خرید کردہ ہے۔ اور جائداد متروکہ نہیں ہے۔

بنام

سندر داس ولد چندہ رام ذات اروڑہ حال ہندوستان

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی سندر داس ولد چندہ رام مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام سندر داس مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر سندر داس مذکور تاریخ ۷ ماہ اکتوبر ۱۹۵۰ء کو مقام لائل پور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔ آج بتاریخ ۳ ماہ اگست ۱۹۵۰ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

دستخط حاکم .... مہر عدالت ....

خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد۔ دکن

الفضل میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھاؤ

تریاق اٹھرا حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے۔ دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتراکی فوجوں پر امریکی طیاروں کی شدید بمباری کے اثرات

سات شہروں میں متعدد مقامات پر آگ بھڑک اٹھی

ٹوکیو ۱۷ اگست۔ کوریا کی اشتراکی فوج کے محفوظ دستے جو ٹیگو پر پورے حملہ کی تیاری کر رہے تھے۔ گذشتہ شب تک اس جنگ کے شدید ترین ہوائی حملہ سے جو کل کیا گیا تھا۔ متاثر تھے۔

نیچی سطح پر آکر دیکھ بھال کرنے والے طیاروں نے جو بمباری کے بعد مسمار شدہ علاقوں کی حالت دیکھنے اور تصویریں لینے ہیں۔ اطلاع دی ہے کہ دشمن کی فوج کے دستے بغیر کسی ضبط یا نظم کے بدحواسی کے عالم میں ادھر ادھر بکھر رہے ہیں اور بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بالکل منتشر ہو گئے ہیں۔ جن علاقوں پر حملہ ہوا تھا۔ وہاں سات شہروں میں آگ لگی ہوئی ہے

ایک اور بعد کی اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ دشمن کے پاس سوویٹ ساخت کے جو تین پانی کی سطح کے نیچے رہنے والے پل ہیں۔ ان میں سے ایک جو ناکٹونگ دریا پر تھا۔ وہ بھی برباد ہو گیا ہے۔ اگرچہ امریکی طیاروں نے اس مقام پر کوئی بم نہیں گرایا تھا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ امریکی طیاروں کو پرواز کرتے ہوئے دیکھ کر دشمن کو بڑے ہوائی حملہ کا اندیشہ ہوا۔ اور انہوں نے خود ہی پل کو اڑا دیا

امریکی بحریہ کا پہلا ہسپتالی جہاز "کنسٹلیشن" بھی یہاں پہنچ گیا ہے اس جہاز پر ۲۰ ڈاکٹر ایک لیڈی ڈاکٹر۔ ۲۰ نرس تین دانت کے ڈاکٹر اور تقریباً ۸۰۰ مریضوں کے لئے رہائش کا انتظام ہے یہ ان سات جہازوں میں سے ایک ہے جو گذشتہ جنگ کے خاتمہ پر خاص طرح پر بنائے گئے تھے اور جن میں ہر طرح کی طبی سہولت موجود ہے۔ دوسرے جہاز بھی تیار کئے جا رہے ہیں۔

"کنسٹلیشن" اور برطانوی ہسپتالی جہاز "مین" کوریا کے زخمیوں کی دیکھ بھال کرینگے شمالی کوریا والوں کو بین الاقوامی قوانین کے ماتحت ان جہازوں کے پہنچنے کی اطلاع دے دی گئی ہے۔ (اسٹار)

مصر میں ایٹمی شعاع کی رپورٹ پر غور

اسکندریہ ۱۷ اگست مصری صحت عامہ کے وزیر عبداللطیف محمود نے اسٹار کو بتایا کہ ایٹم بم کی شعاعوں سے بچنے کے متعلق عالمی ادارۂ صحت کی رپورٹ کا بغور مطالعہ کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وقت آنے پر اس مطالعہ کے نتائج سے مصری عوام کو بھی مطلع کر دیا جائے گا۔

وزیر مذکور نے کہا کہ مصر میں ہنگامی حالات کی کمیٹی ان طبی ضروری اشیاء کی فہرست مرتب کر رہی ہے۔ جسے جنگ کی صورت میں استعمال کے لئے خرید کیا جائے گا۔

(بقیہ صفحہ اول)

اس امر کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر وہ پاکستانی باشندے جو انگلستان یا دوسرے مغربی ممالک میں مقیم ہیں فریضہ تبلیغ ادا کرنے سے قاصر ہیں تو کم از کم انہیں اسلامی تمدن و معیشت ایک ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا چاہیئے کہ جو کسی حال میں بھی ان کے دین ان کے ملک اور ان کی قوم پر حرف نہ آنے دے بلکہ ان کے لئے نیک نامی کا موجب ہو۔ آزاد ہو جانے کے بعد مغربی ممالک کے غیر اسلامی نظاموں اور معاشروں سے مرعوب ہونے اور انہیں اپنانے کی بجائے ہمیں ... کے سامنے اسلام کے پیش کردہ نظام حیات کا عملی نمونہ پیش کرنا چاہیئے اگر بیرونی ممالک میں رہنے والے پاکستانی اس چیز کا عہد کرلیں کہ وہ اپنے کسی فعل سے اپنے دین اپنے ملک اور اپنی قوم پر حرف نہیں آنے دیں گے تو پھر اس چیز کا بیرونی ممالک کے باشندوں پر بہت اچھا اثر پڑے گا۔ اور وہ اسلام کی طرف مائل ہونے پر مجبور ہو جائینگے

ایک اور سوال کے جواب میں امام صاحب موصوف نے فرمایا پاکستان نے تین سال کے مختصر عرصہ میں جس طرح اپنی مشکلات پر قابو پایا ہے اور ترقی کے میدان میں جو جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں۔ اس نے بالخصوص انگلستان کے اعلیٰ طبقے کو بے حد متاثر کیا ہے۔ وہ ان کارناموں پر تعجب کا اظہار کئے بغیر نہیں رہتے۔ لیکن تاہم عوام کو پاکستان کے کارناموں اور اس کے درخشندہ مستقبل سے روشناس کرانے کی بہت ضرورت ہے اس میں شک نہیں کہ انگلستان میں پاکستان کا سفارتی عملہ اپنے ملک کو روشناس کرانے میں اہم خدمات سرانجام دے رہا ہے اور اگر ان کی مساعی کو سراہا نہ جائے تو یہ ناشکرگزاری ہوگی۔ لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ وہاں کے عوام تک مسئلہ پاکستان

...م کے حالات پہنچانے میں ابھی مزید جدوجہد کی ضرورت ہے دراصل اس کے لئے ضروری ہے کہ پاکستانی عوام میں سے بعض ایسے وفود اور سیاح بکثرت بھیجے جائیں۔ جو وہاں کے عوام سے براہ راست رابطہ پیدا کر کے ان کو اپنے وطن کی اہمیت سے باخبر کریں اور انہیں بتائیں کہ پاکستان نے آج تک کیا کیا کام سرانجام دیا ہے۔ اور بین الاقوامی لحاظ سے وہ کتنی اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ آپ نے *

* دوسرے ممالک میں سفارتی تعلقات کو اور زیادہ وسیع کرنے پر بھی زور دیا۔

یکم ستمبر سے راولپنڈی میں ریڈیو اسٹیشن کھل جانیکا امکان

راولپنڈی ۱۷ اگست معتبر ذرائع سے معلوم ہؤا ہے کہ عنقریب میڈیم ویو کا ایک نیا ریڈیو اسٹیشن یہاں کھلنے والا ہے۔ مشین لگانے کا کام مکمل ہو رہا ہے اور ضروری عملہ بھرتی کیا جا چکا ہے۔ ریڈیو پاکستان کے ایک افسر مسٹر کے۔ جی علی یہاں ابتدائی انتظامات میں مصروف ہیں۔ موجودہ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ یکم ستمبر سے یہ ریڈیو اسٹیشن کام شروع کر دیگا ریڈیو پاکستان کے ڈائریکٹر جنرل مسٹر زیڈ۔ اے۔ بخاری آخری انتظامات کے لئے آئندہ ہفتہ یہاں آنے والے ہیں۔ افتتاح کے موقعہ پر بھی وہ یہاں موجود رہیں گے۔

توقع ہے کہ حیدرآباد۔ کوئٹہ، سکھر اور سلہٹ میں بھی ریڈیو اسٹیشن کھولے جائیں گے۔ (اسٹار)

پنجاب کے لئے نیا ضلع

راولپنڈی ۱۷ اگست یہاں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ تحصیل گوجر خاں کو عنقریب ایک ضلع کی حیثیت دیدی جائے گی۔

یہ معاملہ صوبائی حکومت کے زیر غور ہے اور اس سلسلہ میں جلد ہی کسی فیصلہ کی توقع ہے۔

نیویارک کے لئے ایٹمی حملہ کی پناہگاہیں

نیویارک ۱۷ اگست نیویارک کے میئر مسٹر او ڈوائر نے یہ تجویز کی کہ شہر میں ایٹمی حملہ سے بچنے کے لئے ۰۰۰،۰۰۰،۱۷ پاؤنڈ کے خرچ سے زمین دوز پناہ گاہیں تعمیر کی جائیں گی

اس منصوبہ کے ماتحت عمارتوں پارکوں اور تفریحی میدانوں کے نیچے بڑی بڑی پناہ گاہیں بنائی جانے والی ہیں۔ امن کے زمانہ میں ان پناہ گاہوں میں موٹریں رکھی جائیں گی شہر کے افسروں اور انجینیروں نے تعمیر کی اسکیم کے خاکے بنانے شروع کر دیئے ہیں لیکن اس پروگرام کو شروع کرنے کے لئے وفاقی حکومت کی امداد درکار ہو گی (اسٹار)

پناہ گزینوں کا مسئلہ حل کرنیکی کوشش

عمان ۱۷ اگست۔ یہاں معلوم ہؤا ہے کہ فلسطین کے متعلق اقوام متحدہ کا مفاہمتی کمیشن اپنے بیت المقدس کے دورہ کے موقعہ پر سب سے پہلے پناہ گزینوں کے مسائل حل کرنے کی کوشش کرے گا۔ جس میں ان جائدادوں اور رقموں کا معاوضہ دلانا بھی شامل ہے۔ جسے اسرائیل اپنے مصرف میں لا رہے ہیں۔ (اسٹار)

جوہنسبرگ کے ہندوستانیوں کی زبوں حالی

جوہنسبرگ ۱۷ اگست جوہنسبرگ میں رہنے والے ہندوستانیوں کی حالت کبھی اس قدر خراب نہیں ہوئی تھی۔ جتنی اس وقت ہو رہی ہے اس لئے کہ ایک طرف تو ان کے پرانے رہائشی علاقوں میں کارخانے بنتے جا رہے ہیں اور دوسری طرف نئے مکانات کا مکمل فقدان ہے — یہاں ہندوستانی آبادی کی مجموعی تعداد تقریباً ۰۰۰،۱۲ ہے۔ جن کی اکثریت غریب ہے۔ جوہنسبرگ میں ہندوستانیوں کے لئے مکانات کے تعمیر کی کوئی اسکیم نہیں ہے سماجی کارکنوں کا کہنا ہے کہ ہر ہفتہ خاندانوں کو ان کے گھروں سے نکالا جاتا ہے اور وہ اپنی جھونپڑیوں کے باہر اپنا سامان ڈال کر اسی پر بیٹھے رہنے پر مجبور ہوتے ہیں

سٹی کونسل کی غیر یورپی معاملات کی کمیٹی کے صدر مسٹر آئی۔ ای۔ بی اینڈل کا کہنا ہے کہ ان کا محکمہ مزید مکانات کی شدید ضرورت کو پوری طرح محسوس کر رہا ہے اور اس مسئلہ کو حل کرنے میں مصروف ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ ایک خصوصی ویلفیئر افسر کا تقرر عمل میں آیا ہے جو مکانات کے عنقریب ہونے والے سروے میں ہندوستانیوں کی ضروریات کا جائزہ لیں گے۔ (اسٹار)

پیرس ۱۷ اگست فرانس کے موٹر چلانیوالوں کو عنقریب مصنوعی پٹرول پیش کیا جانیوالا ہے اس میں دس فیصدی الکحل ہوگا جو چقندر کی جڑ سے حاصل ... (اسٹار)